روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 29 مئی 2012ء 7رجب 1433 ہجری 29ہجرت 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 124

قدون کا رشی

ہندووں کی مقدس کتاب اتھرویدمیں لکھاہے۔

انسانوں کی روحوں کوحرکت دینے کے لئے ایک نیاانسان صداقت کی تعریف کرے گااوراس رشی کابہادری دکھانے کامقام قدون ہوگا۔

(اتھر وید کانڈ نمبر20 سوکت 97,69,50 منتر نمبر3)

رفقاءسلسلہ کے حضرت مسیح موعودکے ساتھ وفاداری،عقیدت اوراطاعت کے جذبے سے پُرایمان افروز واقعات

میری جماعت کوایک جوش بخشا گیا ہے،وہ وفاداری اورصدق کانمونہ دکھاتے ہیں

اللہ کرے کہ ہم اس زمانے کے امام اورقدرت ثانیہ کے ساتھ وفا،محبت اوراطاعت کے اعلیٰ معیارقائم کرنے والے ہوں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 25 مئی 2012ء بمقام بیت السبوح فرینکفرٹ جرمنی کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پرشائع کررہاہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 25 مئی 2012ء کو بیت السبوح فرینکفرٹ جرمنی میں خطبہ جمعہ ارشادفرمایا جومختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشرکیا گیا۔حضورانور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودفرماتے ہیں کہ میں خداتعالیٰ کاشکرادا کرتاہوں کہ اس نے مجھے ایک مخلص اوروفادار جماعت عطا کی ہے۔جس مقصدکیلئے میں ان کو بلاتاہوں نہایت تیزی اورجوش کے ساتھ ایک دوسرے سے پہلے اپنی ہمت اورتوفیق کے موافق آگے بڑھتے ہیں ان میں ایک صدق اوراخلاص پایاجاتا ہے۔حقیقت میں کوئی قوم اورجماعت تیارنہیں ہوسکتی جب تک اس میں اپنے امام کی اطاعت اوراتباع کیلئے اس قسم کاجوش اوراخلاص اوروفا کامادہ نہ ہو۔خداتعالیٰ نے میری جماعت کوایک جوش بخشاہےاوروہ وفاداری اورصدق کانمونہ دکھاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعوداپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں اپنے لئے خداتعالیٰ کے نشانات کاذکرکرتے ہوئے 76ویں نشان میں فرماتے ہیں کہ براہین احمدیہ میں میری نسبت خداتعالیٰ کی یہ پیشگوئی ہے کہ ''میں تیری محبت لوگوں کے دلوں میں ڈالوں گااورمیں اپنی آنکھوں کے سامنے تیری پرورش کروں گا۔'' یہ اس وقت کاالہام ہے جب ایک شخص بھی میرے ساتھ تعلق نہیں رکھتاتھا پھرایک مدت بعدیہ الہام پوراہوااورہزارہاانسان خدانے ایسے پیداکئے جن کے دلوں میں اس نے میری محبت بھردی۔بعض نے میرے لئے جان دی اوربعض نے اپنی مالی تباہی میرے لئے منظورکی اوربعض میرے لئے اپنی وطنوں سے نکالے گئے اوردکھ دیئے گئے اورستائے گئےاورہزارہاایسے ہیں کہ وہ اپنےنفس کی حاجات پرمجھے مقدم رکھ کراپنے عزیزمال میرے آگے رکھتے ہیں۔

حضورانورنے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودفرماتے ہیں کہ جب میں اس درجہ کاصدق اورارادت اکثرافراداپنی جماعت میں پاتاہوں توبے اختیارمجھے کہنا پڑتاہے کہ اے میرے قادرخدادرحقیقت ذرہ ذرہ پرتیراتصرف ہے۔تونے ان کے دلوں کوایسے پرآشوب زمانے میں میری طرف کھینچااوران کواستقامت بخشی، یہ تیری قدرت کانشان عظیم الشان ہے۔حضورانورنے حضرت مسیح موعودکے بعض رفقاء کی روایات پیش فرمائیں جووفا،عقیدت،محبت اوراطاعت کے جذبے سے پُرہیں۔ہراطاعت کے واقعہ میں ایک گہراسبق ہے،یہ رفقاءخوش دلی سے آپ کی کامل اطاعت کیاکرتے تھے۔یہ سب باتیں ہم سب کیلئے نمونہ بھی ہیں۔حقیقت میں یہی سچی فرمانبرداری اورتعلق ہے جوپھرتقویٰ میں بھی ترقی کاباعث بنتاہےاورجماعت کی اکائی اورترقی کابھی باعث بنتاہے۔

حضورانورنے حضرت مسیح موعودکے جن رفقاءکی روایات اورواقعات بیان فرمائے ان میں حضرت فضل الٰہی صاحب ریٹائرڈ پوسٹ مین،حضرت مفتی فضل الرحمٰن صاحب،حضرت حافظ عبدالعلی صاحب ولدمولوی نظام الدین صاحب،حضرت ملک شادی خان صاحب ولدامیربخش صاحب،جناب والدہ بشیر احمد صاحب بھٹی ولدعبدالرحیم صاحب بھٹی،حضرت میاں عبدالغفارصاحب،حضرت شیخ زین العابدین صاحب،حضرت ملک غلام حسین صاحب مہاجر، حضرت مولوی عزیزدین صاحب،حضرت میاں عبدالعزیزصاحب،حضرت میرمہدی حسین صاحب،حضرت مولاناغلام رسول صاحب راجیکی،حضرت میاں خیرالدین صاحب،حضرت خلیفہ نورالدین صاحب سکنہ جموں،حضرت سیدتاج حسین بخاری صاحب،حضرت میاں سوہنے خان صاحب،حضرت فضل الٰہی صاحب ولدمحمدبخش صاحب،حضرت نظام الدین صاحب،حضرت حافظ جمال احمد صاحب،حضرت میاں عبدالعزیزالمعروف مغل صاحب،حضرت مولوی جلال الدین صاحب،حضرت سرمحمدظفراللہ خان صاحب ولدچوہدری نصراللہ خان صاحب اورحضرت صوفی غلام محمدصاحب وغیرہ شامل ہیں۔

حضورانورنے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمام رفقاءکے درجات بلندسے بلندترفرماتا چلاجائے،ان کی نسلوں کوبھی وفااوراطاعت کے طریق پرقائم رکھے۔ہمیں بھی توفیق دے کہ کامل اطاعت کے ساتھ اس زمانے کے امام کے ساتھ تعلق قائم رکھنے والے ہوں۔آپ کے بعدآپ کے ذریعے قائم ہونے والی قدرت ثانیہ کے ساتھ بھی وفا،محبت اوراطاعت کے اعلیٰ معیارقائم کرنے والے ہوں۔اللہ تعالیٰ سب کواس کی توفیق عطافرمائے۔آمین

حضورانورنے آخرپرمکرم طارق احمدصاحب ابن مکرم مبارک احمدصاحب آف لیہ کی شہادت اورمکرمہ امۃ القیوم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ عبدالسلام صاحب آف ربوہ کی وفات پران کاذکرخیرفرمایااورنمازجمعہ کی ادائیگی کے بعدان مرحومین کی نمازجنازہ غائب بھی پڑھانے کااعلان فرمایا۔

احمدی کا اعزاز

مکرم ناصر احمد شمس صاحب سیکرٹری فضل عمرفاؤنڈیشن ربوہ تحریرکرتے ہیں۔

خاکسار کے تایا زاد بھائی اور سمدھی مکرم عبدالغفارعابدصاحب ریجنل امیرجماعت احمدیہ سکاٹ لینڈکوان کی سماجی خدمات کے اعتراف میں ملکہ برطانیہ کی منظوری سے لنکا شائر کے علاقے میں بطور''ڈپٹی لیفٹیننٹ'' (ڈی۔ایل) کی تقرری کا شرف حاصل ہوا ہے۔آپ اب مختلف مواقع پر لارڈ لیفٹیننٹ کی ہدایت پر ملکہ برطانیہ کی نمائندگی کیا کریں گے۔سکاٹ لینڈ میں کسی ایشیائی باشندے کو ملنے والا یہ اولین اعزاز ہے۔آپ نے گورنمٹ کالج لاہور سے ایم۔اے اکنامکس کیا اور 1980ء سے گلاسگو میں رہائش پذیر ہیں سماجی حوالہ سے گزشتہ 14 برس سے روٹری کلب اور اس کے چیریٹی پروگرامز کیلئے فنڈ ریزنگ کا کام کررہے ہیں اور اللہ کے فضل سے ریجنل امیر کے طورپر خدمات بجا لارہے ہیں۔آپ خاکسار کے تایا مکرم عبیدالرحمٰن ارشد صاحب ابن محترم بابو محمد عالم صاحب ریٹائرڈسٹیشن ماسٹر کے بیٹے ہیں۔احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزازان کیلئے اور جماعت کیلئے مبارک کرے اور آئندہ مزیداعزازات کاپیش خیمہ بنائے۔آمین

عطیہ برائے گندم

ہرسال مستحقین میں گندم بطورامداد تقسیم کی جاتی ہے اس کارخیر میں ہرسال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت احمدیہ حصہ لیتے ہیں لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کواللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کارخیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں جملہ نقدعطیہ جات بمدگندم کھاتہ نمبر 455003 معرفت افسرصاحب خزانہ صدرانجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔

خطبہ جمعہ

شیطان کے حملوں سے بچنے کے لئے خداتعالیٰ کو مدد کے لئے پکارنے کا ایک بڑا ذریعہ نماز ہے

پہلے عہدیدار اپنے جائزے لیں اور پھر اپنے زیر اثر بچوں، نوجوانوں اور لوگوں کو اس طرف توجہ دلائیں ہماری کامیابی اُسی وقت حقیقت کا روپ دھارے گی جب ہر طرف سے آوازیں آئیں گی کہ نماز کے قیام کی کوشش کرو

ہماری کامیابیاں اپنی عملی حالتوں کو اُس تعلیم کے مطابق ڈھالنے میں ہیں جو خداتعالیٰ نے ہمیں دی جس میں سب سے زیادہ اہم نماز کے ذریعے خداتعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے

بعض لوگ ایسے ہیں جو چندوں کو کافی سمجھتے ہیں اور زکوٰۃ نہیں دیتے یا سیکرٹریانِ مال اُن کو اس طرف توجہ نہیں دلاتے، جس وجہ سے اُن کو اس کی اہمیت کا اندازہ نہیں ہے پس اس طرف بھی توجہ کی بہت ضرورت ہے

ہر احمدی کو یہ بھی خیال رکھنا چاہئے کہ ہماری سچائی دوسروں پر تب ظاہر ہوگی جب ہر معاملے میں ہمارے سے سچائی کا اظہار ہوگا

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 30 مارچ 2012ء بمطابق 30 رامان 1391 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

گزشتہ جمعہ کے خطبہ میں شرائط بیعت کے حوالے سے میں نے افرادِ جماعت کو ایک احمدی کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی تھی جس میں حضرت مسیح موعود کے مختلف اقتباسات سے ہی ہر شرط کی وضاحت بیان ہوئی تھی۔ ان شرائط کو پڑھ کر اور آپ کی کتب اور ملفوظات کو پڑھ کر، سُن کر اور ان پر غور کر کے ہی پتہ چلتا ہے کہ آپ ہمارے اندر (دین حق) کی حقیقی تعلیم داخل کر کے، ہماری اعتقادی اور عملی اصلاح کر کے ہم میں انقلابی تبدیلیاں پیدا کرنا چاہتے تھے۔ کیونکہ اس کے بغیر وہ عظیم مقصد حاصل نہیں کیا جا سکتا جو آپ کی بعثت کا مقصد تھا، جو زمانے کی اہم ضرورت تھی اور ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو سکتا ہے۔

آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''اس سلسلہ سے خدا تعالیٰ نے یہی چاہا ہے اور اُس نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ تقویٰ کم ہو گیا ہے۔ بعض تو کھلے طور پر بے حیائیوں میں گرفتار ہیں اور فسق و فجور کی زندگی بسر کرتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو ایک قسم کی ناپاکی کی ملونی اپنے اعمال کے ساتھ رکھتے ہیں۔ مگر انہیں نہیں معلوم کہ اگر اچھے کھانے میں تھوڑا سا زہر پڑ جاوے تو وہ سارا زہریلا ہو جاتا ہے۔ اور بعض ایسے ہیں جو چھوٹے چھوٹے (گناہ) ریاکاری وغیرہ جن کی شاخیں باریک ہوتی ہیں اُن میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔''

''اگرچہ ظاہری طور پر ہر انسان سمجھتا ہے کہ یہ بڑے دیندار ہیں لیکن عُجب اور ریا اور باریک باریک معاصی میں مبتلا ہیں جو کہ عارفانہ خوردبین سے نظر آتے ہیں''۔

فرماتے ہیں کہ: ''اب اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا ہے کہ دنیا کو تقویٰ اور طہارت کی زندگی کا نمونہ دکھائے۔ اسی غرض کے لیے اس نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے۔ وہ تطہیر چاہتا ہے اور ایک پاک جماعت بنانا اس کا منشاء ہے''۔

(ملفوظات جلد3 صفحہ 83۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس اللہ تعالیٰ نے جو یہ جماعت قائم فرمائی تو وہ اس میں شامل ہونے والوں کو خاص طور پر پاک کرنا چاہتا ہے تاکہ پاک جماعت کا قیام ہو اور حضرت مسیح موعود ہم میں سے ہر ایک سے یہ چاہتے ہیں کہ یہ عارفانہ خوردبین ہم لگائیں۔ اس سے ہم اپنے نفس کو دیکھیں۔ اپنے نفس کا محاسبہ کریں۔ اپنی اعتقادی غلطیوں کی جہاں اصلاح کریں وہاں ہر قسم کی چھوٹی سے چھوٹی عملی غلطیوں کی بھی اصلاح کریں۔ اپنے اعمال کی طرف بھی نظر رکھیں۔ اور یہ عارفانہ خوردبین ہی ہے جو معمولی قسم کی غلطیوں کو بڑا کر کے دکھائے گی کیونکہ خوردبین کا یہی کام ہے کہ باریک سے باریک چیز بھی بڑی کر کے دکھاتی ہے۔

پس اپنے گناہوں کو دیکھنے کے لئے، اپنی غلطیوں کو دیکھنے کے لئے، اپنی کمزوریوں کو دیکھنے کے لئے ہمیں وہ خوردبین استعمال کرنی پڑے گی جس سے ہم اپنے نفس کے جائزے لے سکیں۔ اسی سوچ کے ساتھ ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ پس ہمارا احمدی ہونے کا دعویٰ اور حضرت مسیح موعود کی قائم کردہ جماعت کوئی معمولی دعویٰ اور یہ معمولی جماعت نہیں ہے۔ نہ ہی ہمارا احمدی ہونے کا دعویٰ معمولی دعویٰ ہے، نہ یہ جماعت ایک معمولی جماعت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس جماعت کے افراد کو پاک کر کے ایک پاک جماعت بنانا چاہتا ہے جس کے لئے اُس نے حضرت مسیح موعود کو بھیجا ہے۔ ہر احمدی کو یہ پیشِ نظر رکھنا چاہئے کہ یہ تقویٰ اور طہارت کی زندگی کے نمونے ہی ہیں جو وہ انقلابی تبدیلی پیدا کر سکتے ہیں، اور یہ انقلابی تبدیلی ہمارے اعتقادکی اصلاح اور اعمال کی اصلاح کے ساتھ وابستہ ہے۔ صرف اعتقادی اصلاح فائدہ نہیں دے سکتی جب تک کہ اعمال کی اصلاح بھی

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

ساتھ نہ ہو۔ جب تک ہم میں سے ہر ایک کو اپنے اعمال کی فکر نہ ہو۔ کیا عقیدہ ہمارا ہونا چاہئے اور کونسے اعمال ہیں جن کی طرف ہمیں توجہ رکھنی چاہئے، جیسا کہ حضرت مسیح موعود کے اقتباس میں مَیں نے پڑھا۔ ہم نے دیکھا کہ معمولی سے معمولی نیکی کی طرف بھی توجہ اور اُس کے بجالانے کی کوشش کی ضرورت ہے۔ یہی حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے۔

پھر مزید وضاحت سے اپنے عقیدے اور عملی حالت کی حقیقت کے معیار کے بارے میں جماعت کو بھی توجہ دلاتے ہوئے آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''ہمارے مذہب کا خلاصہ'' (کہ ہمارا عقیدہ کیا ہے؟ اس میں عقیدے کی بھی وضاحت ہو جائے گی اور اس عقیدے کے ساتھ جو ہمارے عمل وابستہ ہیں اُن کی بھی وضاحت ہو جاتی ہے۔) فرماتے ہیں ''ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لُبِّ لُباب یہ ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ (-) ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالیٰ اس عالم گزران سے کوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین و خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدا تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کے تبدیل یا تغییر کر سکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے اور ہمارا اس بات پر بھی ایمان ہے کہ ادنیٰ درجہ صراط مستقیم کا بھی بغیر اتباع ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ راہ راست کے اعلیٰ مدارج بجز اقتدا اس امام الرسل کے حاصل ہو سکیں۔ کوئی مرتبہ شرف و کمال کا اور کوئی مقام عزت اور قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے۔ ہمیں جو کچھ ملتا ہے ظلّی اور طفیلی طور پر ملتا ہے۔ اور ہم اس بات پر بھی ایمان رکھتے ہیں کہ جو راستباز اور کامل لوگ شرف صحبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہو کر تکمیل منازل سلوک کر چکے ہیں اُن کے کمالات کی نسبت بھی ہمارے کمالات اگر ہمیں حاصل ہوں بطور ظلّ کے واقع ہیں اور اُن میں بعض ایسے جزئی فضائل ہیں جو اَب ہمیں کسی طرح سے حاصل نہیں ہو سکتے۔''

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد3 صفحہ 170-169)

یعنی وہ لوگ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے ہیں اُن کے بعض فضائل ایسے ہیں جو اَب نہیں مل سکتے۔ انہوں نے دیکھا، وہ آپؐ کی صحبت میں رہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں:

''جن پانچ چیزوں پر (دین حق) کی بناء رکھی گئی ہے وہ ہمارا عقیدہ ہے۔ اور جس خدا کی کلام یعنی قرآن کو پنجہ مارنا حکم ہے ہم اس کو پنجہ مار رہے ہیں۔ اور فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح ہماری زبان پر ''حَسْبُنَا کِتَابُ اللّٰہ'' ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح اختلاف اور تناقض کے وقت جب حدیث اور قرآن میں پیدا ہو'' (یعنی آپس میں اختلاف ہو) ''قرآن کو ہم ترجیح دیتے ہیں''۔ (حدیث پر قرآن کو ترجیح ہے۔) فرماتے ہیں ''بالخصوص قصوں میں جو بالاتفاق نسخ کے لائق بھی نہیں ہیں۔ اور ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ ملائک حق اور حشر اجساد حق اور روزِ حساب حق اور جنت حق اور جہنم حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو کچھ اللہ جلّ شانہ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور جو کچھ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ سب بلحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں سے ایک ذرہ کم کرے یا ایک ذرہ زیادہ کرے یا ترکِ فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے'' (یعنی اپنی مرضی سے جہاں ضروری ہو بدل لے، حلال حرام کے بارہ میں اپنے فیصلے کرنا شروع کر دے) ''وہ بے ایمان اور ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سے برگشتہ ہے اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں کہ ۔۔۔۔۔۔۔۔ اور اسی پر مریں اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے ان سب پر ایمان لاویں اور صوم اور صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک (دین حق) پر کاربند ہوں۔ غرض وہ تمام امور جن پر سلفِ صالحین کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا اور وہ امور جو اہل سنت کی اجماعی رائے سے (دین حق) کہلاتے ہیں ان سب کا ماننا فرض ہے اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے''۔

(ایام الصلح روحانی خزائن جلد14 صفحہ 323)

پھر اس عقیدے کا اظہار فرماتے ہوئے کہ خدا تعالیٰ کی ذات کے سوا ہر شے فانی ہے آپ نے واضح فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی ایک انسان تھے، نبی اللہ تھے اور اس لحاظ سے اُن کی بھی ایک عمر کے بعد وفات ہوگئی۔ ہاں صلیبی موت سے اللہ تعالیٰ نے اُن کو بچا لیا اور صلیب کے زخموں سے صحت یاب فرمایا اور پھر انہوں نے ہجرت کی اور کشمیر میں آپ کی وفات ہوئی۔ بہر حال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وفات پانے کے عقیدے کے بارے میں آپ ایک جگہ فرماتے ہیں۔

''مَیں حضرت مسیح علیہ السلام کو فوت شدہ اور داخل موتیٰ ایماناً و یقیناً جانتا ہوں اور ان کے مر جانے پر یقین رکھتا ہوں اور کیوں یقین نہ رکھوں جب کہ میرا مولیٰ، میرا آقا اپنی کتاب عزیز اور قرآن کریم میں ان کو متوفّیوں کی جماعت میں داخل کر چکا ہے اور سارے قرآن میں ایک دفعہ بھی ان کی خارق عادت زندگی اور ان کے دوبارہ آنے کا ذکر نہیں بلکہ ان کو صرف فوت شدہ کہہ کر پھر چُپ ہو گیا۔ لہٰذا اُن کا زندہ بجسدہ العنصری ہونا اور پھر دوبارہ کسی وقت دنیا میں آنا نہ صرف اپنے ہی الہام کی رُو سے خلاف واقعہ سمجھتا ہوں بلکہ اس خیال حیاتِ مسیح کو نصوص بیّنہ قطعیہ یقینیہ قرآن کریم کی رو سے لغو اور باطل جانتا ہوں''۔

(آسمانی فیصلہ روحانی خزائن جلد4 صفحہ 315)

۔۔۔۔۔۔۔۔۔ حضرت مسیح موعود کے آنے سے (مومنوں) میں بعض عقائد میں بھی درستی پیدا ہوئی ہے بلکہ حضرت مصلح موعود نے آج سے چھہتر سال پہلے اعتقادی اور عملی اصلاح کے موضوع پر، ایک خطبہ میں نہیں بلکہ اس موضوع پر خطبات کا ایک سلسلہ جاری کیا جس میں کئی خطبے تھے۔ اُن میں آپ نے یہاں تک فرمایا کہ ہندوستان میں پڑھے لکھے لوگوں میں سے شاید دس میں سے ایک بھی نہ ملے جو حیاتِ مسیح کا قائل ہو۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد17 صفحہ317 خطبہ جمعہ 22 مئی 1936)

اسی طرح قرآن کریم کی آیات کی منسوخی کا جہاں تک سوال ہے عموماً اب اس میں ناسخ و منسوخ کا ذکر نہیں کیا جاتا، وہ شدت نہیں پائی جاتی جو پہلے تھی۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد17 صفحہ318 خطبہ جمعہ 22 مئی 1936)

حضرت مصلح موعود نے یہ بھی ثابت فرمایا ہے کہ حضرت مسیح موعود کی بعثت کے بعد بعض عقائد پر دوسرے (-) جو بڑی شدت رکھتے تھے، وہ بھی اب دفاعی حالت میں آ گئے ہیں، وہ شدت کم ہو گئی ہے، یا مانتے ہیں یا خاموش ہو جاتے ہیں۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد17 صفحہ329 خطبہ جمعہ 29 مئی 1936)

اور یہی بات آج تک بھی ہے۔ بلکہ اب تو بعض علماء اور سکالر جن میں عرب بھی شامل ہیں، جہادی تنظیموں اور شدت پسندوں کے نظریہ جہاد کے خلاف کہنے لگ گئے ہیں۔ بلکہ جہاد کے بارے میں ہی کہنے لگ گئے ہیں کہ آجکل کا یہ جہاد جو ہے یہ غلط ہے۔ پس جن کو وہ اپنے بنیادی

عقائد کہتے تھے، اُن نظریات میں تبدیلی، اُن عقائد میں تبدیلی حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کے بعد آئی ہے اور ان میں جو پڑھے لکھے لوگ کہلاتے ہیں، جن کا دنیا سے واسطہ بھی ہے، رابطہ بھی ہے، وہ یہ کہنے لگ گئے ہیں، مثلاً جہاد وغیرہ کے بارے میں کہ یہ غلط ہے۔ یہ تبدیلی حضرت مسیح موعود کی بعثت کے بعد اور آپ کی جہاد کی صحیح تعریف کے بعد پیدا ہوئی ہے۔ چاہے وہ احمدیت کو مانیں یا نہ مانیں۔ یہ بھی اس بات کا ثبوت ہے کہ جماعت احمدیہ کے جہاں تک عقائد کا سوال ہے، اس کو غیروں میں سے بھی ایک بڑا طبقہ جو ہے وہ ماننے پر مجبور ہے۔ اب آجاکے زیادہ بحث اس بات پر ٹھہر گئی ہے کہ حضرت مسیح موعود کا مقام نبی کا ہے یا نہیں ہے؟ یہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ ایک دن طے ہو جائے گا۔ اسی طرح جو ہمارا عمومی مؤقف ہے، تعلیم ہے، عقائد ہیں اُس کو سمجھنا نہیں چاہتے اور ڈھٹائی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اُن کے پاس دلیل بھی کوئی نہیں ہے۔ ہمارے عقائد کے تعلق میں بحث پر جب لاجواب ہو جاتے ہیں تو مار دھاڑ اور قتل و غارت پر آجاتے ہیں اور یہی کچھ آجکل اکثر (-) فرقوں کی طرف سے احمدیت کے خلاف ہو رہا ہے اور خاص طور پر پاکستان میں یا بعض جگہ ہندوستان میں۔ اور یہ پھر اس بات کی دلیل ہے کہ اُن کے پاس ہمارے عقائد کو غلط ثابت کرنے کے لئے نہ ہی کوئی قرآنی دلیل ہے اور نہ ہی کوئی عقلی دلیل ہے۔ جب گھیرے جاتے ہیں، قابو میں آجاتے ہیں تو مار دھاڑ پر اتر آتے ہیں۔

پس عقیدے کے لحاظ سے دلائل و براہین کی رو سے احمدی اُس مقام پر ہیں جہاں اُن کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ جو کم علم احمدی ہیں اُن کو بھی چاہئے کہ اپنے علم میں اس لحاظ سے پختگی پیدا کریں۔ آجکل تو ایم ٹی اے پر بعض پروگرام مثلاً راہِ ہدیٰ وغیرہ اسی لئے دیئے جا رہے ہیں کہ ان سے زیادہ سے زیادہ سیکھیں اور کسی قسم کے احساسِ کمزوری اور کمتری کا شکار نہ ہوں، اُس میں مبتلا نہ ہوں۔ بہرحال جماعت احمدیہ کی اکثریت بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہ سب ہی اپنے عقیدے میں پختہ ہیں۔ اگر کوئی کمزور بھی ہے تو وہ یاد رکھے کہ جو عقیدہ حضرت مسیح موعود نے ہمارے سامنے پیش فرمایا ہے، وہی حقیقی (دین) ہے اور غیروں میں اس کو کسی بھی دلیل کے ساتھ رَدّ کرنے کی طاقت نہیں ہے۔ پس چند ایک جو کمزور ہیں وہ بھی اپنے اندر مضبوطی پیدا کریں۔ کسی قسم کی کمزوری دکھانے کی ضرورت نہیں۔ حضرت مسیح موعود نے عقیدے اور علمی لحاظ سے ہمیں نہایت ٹھوس اور مدلّل لٹریچر عطا فرمایا ہے۔ اسی طرح عملی باتوں کی طرف بھی بہت زیادہ توجہ دلائی ہے۔

جہاں تک عقیدے اور علمی لٹریچر کا تعلق ہے جس کا اثر جیسا کہ مَیں نے کہا احمدی نہ ہونے کے باوجود بھی غیروں پر ہے لیکن صرف عقیدے کی اصلاح کافی نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود اعمال کی اصلاح کے لئے بھی آئے تھے۔ جب تک ہمارے عمل کی بھی اصلاح نہ ہو اُس وقت تک عقیدے کی اصلاح کا کوئی فائدہ نہیں۔ کیونکہ عمل ہی ہے جو پھر غیروں کو اس طرف مائل کرتا ہے کہ وہ جماعت میں بھی شامل ہوں، ہماری باتیں بھی سنیں، یا کم از کم خاموش رہیں۔ نیک عمل اور پاک تبدیلیاں ایک خاموش (دعوت) ہیں۔ بعض قریب آئے ہوئے اور بیعت کے لئے تیار صرف اس لئے دور ہو جاتے ہیں کہ کسی احمدی کا عمل اُن کے لئے ٹھوکر کا باعث بن گیا۔

پس اس زمانے میں جب ہم حضرت مسیح موعود کے وقت سے دُور ہو رہے ہیں، ہمیں اپنے عقیدے کے ساتھ اپنے اعمال کی حفاظت کی بھی بہت زیادہ ضرورت ہے اور شدت سے ضرورت ہے۔ عقیدے کے لحاظ سے تو ہم یقیناً جنگ جیتے ہوئے ہیں لیکن اگر عقیدے کے مطابق عمل نہ ہوں اور جو تعلیم دی گئی ہے اُس کے مطابق نہ چلیں، اُس کو اپنے اوپر لاگو کرنے کی کوشش نہ ہو تو آہستہ آہستہ صرف نام رہ جاتا ہے۔ جیسا کہ (-) کی اکثریت میں ہم دیکھتے ہیں کہ غلط قسم کے کاموں میں ملوث ہیں۔ نمازوں کی اگر پڑھتے بھی ہیں تو صرف خانہ پری ہے۔ اکثریت تو ایسی ہے جس کو نمازوں کی پرواہ بھی نہیں ہے۔ جھوٹ عام ہے۔ اب تو بے حیائی بھی بلا جھجک اور کھلے عام ہے۔

گزشتہ دنوں ایک غیر از جماعت دوست ملے۔ کہنے لگے کہ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ شدت پسند اور (دین حق) کے دعویدار جو مختلف جگہوں پر (دین حق) کی غیرت کے نام پر حملے کرتے ہیں اور (دینی) نظام لانا چاہتے ہیں۔ سکولوں پر حملے کرتے ہیں، معصوم عورتوں اور بچوں کو مار رہے ہیں لیکن کہتے ہیں میں پاکستان گیا تو میں نے دیکھا کہ اسلام آباد میں ایک مین روڈ کے اوپر ہی سڑک پر ایک شراب کشید کرنے کی فیکٹری تھی، Brewery جسے کہتے ہیں، اُس پر کبھی ان شدت پسندوں نے حملہ نہیں کیا۔ حالانکہ وہ کھلے عام ہے۔ اسی طرح کہنے لگے ٹی وی چینل ہیں، ننگے اور بیہودہ پروگرام پاکستان میں بھی آتے ہیں اور (-) چینلوں میں بھی آتے ہیں، ان کے خلاف کوئی آواز نہیں اُٹھاتا یا اُن پر حملہ نہیں ہوتا۔ بہرحال یہ اسلام پسندوں کی عملی حالت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو جہاں تک شراب کا تعلق ہے، شراب کشید کرنے والوں، رکھنے والوں، بیچنے والوں، پلانے والوں، پینے والوں، ان سب پر لعنت بھیجی ہے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الاشربۃ باب العنب یعصر للخمر حدیث 3674)

یہ لعنت تو ان لوگوں کو برداشت ہے کہ وہاں شراب کی فیکٹریاں لگی ہوئی ہیں لیکن احمدی کا کلمہ پڑھنا ان کو کبھی برداشت نہیں ہو سکتا۔

بہرحال مَیں کہہ رہا تھا کہ جو معاشرہ ہے ہم بھی اس معاشرے میں رہتے ہیں اور اس کا اثر ہم پر بھی پڑ سکتا ہے۔ ہمیں بھی احتیاط کی ضرورت ہے۔ ہمیں حضرت مسیح موعود کے بعثت کے مقصد کو سمجھتے ہوئے اپنی عملی حالتوں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے تبھی ہم احتیاط کے تقاضے پورے کر سکتے ہیں۔ خاص طور پر بڑوں کو بچوں اور نوجوانوں پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے اور نوجوانوں کو خود بھی محتاط ہونے کی ضرورت ہے۔ آجکل تو دشمن گھروں میں گھس کر اخلاق سوز حرکتیں کر کے ہر ایک کے اعمال کو خراب کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ٹی وی چینلز نے اخلاقیات اور نیک اعمال کے زاویے ہی بگاڑ دیئے ہیں۔ اسی طرح انٹرنیٹ ہے اور دوسری چیزیں ہیں، ان کے خلاف اگر ہم نے مل کر جہاد نہ کیا تو اعمال کی اصلاح تو ایک طرف رہی، شیطانی اعمال کی جھولی میں ہم گر جائیں گے اور اس سے بچنے کے لئے پھر کوئی اور راستہ نہیں، سوائے اس کے کہ ہم خاص طور پر جیسا کہ مَیں نے کہا جہاد کی صورت میں اللہ تعالیٰ سے مدد لیں۔ اس کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوں اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کی مدد بھی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ ہمیں اس کے لئے اللہ تعالیٰ کو پکارنا ہو گا تبھی ہم بچ سکتے ہیں۔ صرف اتنا کہنا کافی نہیں ہے کہ میں ایک خدا پر یقین رکھتا ہوں، بلکہ ایک خدا سے تعلق پیدا کرنے کی بھی ضرورت ہے تا کہ ان شیطانی حملوں سے بچا جا سکے جو ہمارے گھروں کے کمروں تک پہنچ چکے ہیں۔ ورنہ ان برائیوں اور ان بیماریوں سے بچنے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔

کہتے ہیں ایک بزرگ کا شاگرد تھا، اُس نے جب تعلیم مکمل کی اور واپس جانے لگا تو بزرگ نے اُس شاگرد سے پوچھا کہ کیا جس ملک میں تم جا رہے ہو، وہاں شیطان بھی ہوتا ہے؟ تو شاگرد نے حیران ہو کر کہا کہ شیطان کہاں نہیں ہوتا؟ شیطان تو ہر جگہ ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ جو کچھ تم نے مجھ سے دین کے بارے میں، اخلاقیات کے بارے میں سیکھا ہے، پڑھا ہے، اگر اس پر عمل کرنے لگو اور شیطان حملہ کر دے تو کیا کرو گے؟ اُس نے کہا مقابلہ کروں گا۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے۔ پھر تمہاری توجہ دوسری طرف ہو اور وہ پھر حملہ کر دے تو پھر کیا کرو گے؟ اُس نے کہا پھر مقابلہ کروں گا۔ غرض دو تین دفعہ انہوں نے اس طرح ہی پوچھا۔ پھر وہ کہنے لگے کہ اگر تم اپنے کسی دوست کے پاس جاؤ اور اُس کے دروازے پر کُتّا بیٹھا ہو اور وہ تمہیں پکڑ لے، تم پر حملہ کرے اور کاٹنے لگے تو کیا کرو گے؟ اُس نے کہا میں اُس کو ڈرا کے دوڑانے کی کوشش کروں گا۔ پھر حملہ کرے تو پھر یہی کروں گا۔ انہوں نے کہا اگر تم اسی طرح لگے رہے تو پھر دوست تک تو نہیں پہنچ سکتے۔ تو کیا کرو گے تم؟ اُس نے کہا کہ آخر مَیں دوست کو آواز دوں گا کہ آؤ اور اپنے کُتّے کو پکڑو۔ تو بزرگ کہنے لگے کہ شیطان

بھی خدا تعالیٰ کا کُتّا ہے۔اس کے لئے تمہیں خدا تعالیٰ کو آواز دینی ہوگی۔اُس کے در کو کھٹکھٹانا ہوگا۔ تبھی شیطان کے حملوں سے بچ سکتے ہو۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 331-330 خطبہ جمعہ فرمودہ 22 مئی 1936ء)

اپنے زعم میں نہ رہنا کہ اب علم بھی ہمیں حاصل ہو گیا اور اخلاقیات پر بھی ہم نے بڑا عبور حاصل کر لیا اور نیکی کا بھی ہمیں پتہ ہے۔نمازیں بھی ہم جیسی تیسی پڑھ لیتے ہیں۔اس زعم میں اگر رہو گے تو شیطان تم پر حملہ کرتا جائے گا اور تم اُس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔

پس خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔خالص ہو کر اُس کی عبادت کرنے کی ضرورت ہے۔تبھی اس شیطان کے حملوں سے بچا جا سکتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کے لئے، اُس کا قرب حاصل کرنے کے لئے صرف حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آنا اور اپنے عقیدے کی درستگی کر لینا یہ کافی نہیں ہے۔اس کے لئے اللہ تعالیٰ کو مدد کے لئے پکارنا ہوگا۔ جیسا کہ مَیں نے کہا، اُس کے آگے جھکنا ہوگا۔اُس کی عبادت خالص ہو کر کرنی ہوگی۔ جہاں عملی کوشش ہو، توبہ اور استغفار کی طرف توجہ ہو، وہاں ایک انتہائی ضروری چیز نماز ہے۔اللہ تعالیٰ نے بارہا قرآنِ کریم میں نماز کے قیام کی طرف توجہ دلائی ہے۔پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز مومن کی معراج ہے۔

(تفسیر روح البیان از شیخ اسماعیل حقی بروسوی جلد 8 صفحہ 109 تفسیر سورۃ الزمر زیر آیت اللّٰہ نزل احسن الحدیث ......مطبوعہ بیروت ایڈیشن 2003)

یعنی ایسی حالت ہے جب مومن خدا تعالیٰ کے قریب ہوتا ہے اور اُس سے باتیں کرتا ہے۔پس اگر شیطان سے بچنا ہے، زمانے کی بیہودگیوں سے اور لغویات سے بچنا ہے تو اپنی نمازوں کی حفاظت کی ضرورت ہے۔اللہ تعالیٰ نے کامیاب مومنین کی یہی نشانی بتائی ہے کہ وہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔اس لئے کہ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی (-) (العنکبوت:46) اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یقیناً نماز، وہ نماز جو خالص ہو کر خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے پڑھی جائے، یقینی طور پر بے حیائی اور بیہودہ باتوں سے روکتی ہے۔

پس شیطان کے حملوں سے بچنے کے لئے خدا تعالیٰ کو مدد کے لئے پکارنے کا ایک بڑا ذریعہ نماز ہے۔آجکل کے لغویات سے پُر ماحول میں تو اس کی طرف اور زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ بچوں کی بھی نگرانی کی ضرورت ہے کہ اُنہیں بھی عادت پڑے کہ نمازیں پڑھیں۔لیکن بچوں اور نوجوانوں کو کہنے سے پہلے بڑوں کو اپنا محاسبہ بھی کرنا ہوگا، اپنے آپ کو بھی دیکھنا ہوگا۔اللہ تعالیٰ نے جب وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ (البقرۃ:4) کہا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ باجماعت نماز کی ادائیگی ہو، اس طرف توجہ ہو۔مَیں نے دیکھا ہے کہ موسم بدلنے کے ساتھ جب وقت پیچھے جاتا ہے، راتیں چھوٹی ہو جاتی ہیں تو فجر میں حاضری کم ہونا شروع ہو جاتی ہے۔گزشتہ دنوں ابھی پورا وقت پیچھے نہیں گیا تھا، پانچ بجے تک ہی نماز آئی تھی تو فجر کی نماز پر حاضری کم ہونے لگ گئی تھی۔اب پھر ایک گھنٹہ آگے وقت ہوا ہے تو حاضری کچھ بہتر ہوئی ہے یا جمعہ والے دن کچھ بہتر ہو جاتی ہے۔ابھی تو وقت نے اور پیچھے جانا ہے۔تو بڑوں کے لئے بھی اس طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔اگر وقت کے پیچھے جانے سے پھر سستی شروع ہو جائے تو یہ تو ایک احمدی کے لئے صحیح نہیں ہے۔اس لئے میں پہلے توجہ دلا رہا ہوں کہ وقت کے ساتھ فجر کی نماز میں حاضری میں کمی نہیں ہونی چاہئے۔عہدیدار خاص طور پر نمازوں کی باجماعت ادائیگی میں اگر سستی نہ دکھائیں کیونکہ ان کی طرف سے بھی بہت سستی ہوتی ہے، اگر وہی اپنی حاضری درست کر لیں اور ہر سطح کے اور ہر تنظیم کے عہدیدار (بیت) میں حاضر ہونا شروع ہو جائیں تو (بیوت) کی رونقیں بڑھ جائیں گی اور بچوں اور نوجوانوں پر بھی اس کا اثر ہوگا، اُن کی بھی توجہ پیدا ہوگی۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ کسی کا رتبہ کسی عہدے کی وجہ سے نہیں ہے۔دنیا کے سامنے تو بیشک کوئی عہدیدار ہوگا، اور اُس کا رتبہ بھی ہوگا لیکن اصل چیز خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنا ہے اور وہ اس ذریعے سے حاصل ہوگا جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز معراج ہے۔اس معراج کو حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔

پس پہلے عہدیدار اپنے جائزے لیں اور پھر اپنے زیرِ اثر بچوں، نوجوانوں اور لوگوں کو اس طرف توجہ دلائیں۔ ہماری کامیابی اُسی وقت حقیقت کا روپ دھارے گی جب ہر طرف سے آوازیں آئیں گی کہ نماز کے قیام کی کوشش کرو۔ورنہ صرف یہ عقیدہ رکھنے سے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام فوت ہو گئے، یا قرآنِ کریم کی کوئی آیت منسوخ نہیں ہے، یا تمام انبیاء معصوم ہیں یا حضرت مسیح موعود وہی مسیح ومہدی ہیں جن کے آنے کی پیشگوئی تھی، تو اس سے ہماری کامیابیاں نہیں ہیں۔ ہماری کامیابیاں اپنی عملی حالتوں کو اُس تعلیم کے مطابق ڈھالنے میں ہیں جو خدا تعالیٰ نے ہمیں دی۔جس میں سب سے زیادہ اہم نماز کے ذریعے خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے۔ورنہ ہمارا یہ دعویٰ بھی غلط ہے کہ شرک نہیں کروں گا۔شرک تو کر لیا اگر اپنی نمازوں کی حفاظت نہ کی۔اللہ تعالیٰ نے تو حکم دیا ہے کہ نمازیں پڑھو۔نمازوں کے لئے آؤ۔اگر نمازوں کی حفاظت نہیں ہے تو اس کا مطلب ہے کہ نماز کی جگہ کوئی اور متبادل چیز تھی جس کو زیادہ اہمیت دی گئی تو یہ بھی شرکِ خفی ہے۔

پھر جن نیک اعمال کی طرف ہمیں خدا تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے اس میں دوسروں کے حقوق بھی ہیں۔دنیاوی لالچوں میں آکر حقوق غصب کئے جاتے ہیں۔اُس وقت انتہائی شرمندگی ہوتی ہے اور افسوس بھی ہوتا ہے جب میرے پاس غیر از جماعت لوگوں کے خطوط آتے ہیں کہ آپ کے فلاں احمدی نے میرے ساتھ دھوکہ کیا ہے۔ مجھے میرا حق دلوایا جائے۔تو یہ باتیں جیسا کہ مَیں نے کہا کہ (دعوت الی اللہ) میں بھی روک بنتی ہیں، بلکہ بعض نئے احمدیوں کے لئے بھی ٹھوکر کا باعث بن جاتی ہیں۔ابھی گزشتہ دنوں ایک عرب احمدی نے لکھا کہ وہ جماعت چھوڑ رہے ہیں، جب وجہ پتہ کی تو پتہ چلا کہ بعض احمدیوں کے عمل سے دل برداشتہ ہو کر وہ یہ کہہ رہے تھے لیکن عقیدے کے لحاظ سے اس بات پر یقین رکھتے تھے کہ حضرت مسیح موعود اپنے دعوے میں سچے ہیں۔پس جہاں یہ اُن کی غلطی ہے کہ بعض احمدیوں کو دیکھ کر نظامِ جماعت سے دور ہٹ جائیں اور تعلق توڑ لیں، وہاں اُن احمدیوں کو بھی سوچنا چاہئے جن میں سے بعض عہدیدار بھی ہیں کہ کسی کی ٹھوکر کا باعث بن کر وہ کتنے بڑے گناہ سہیڑ رہے ہیں۔

ایک بات کی طرف خاص طور پر مَیں توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیشک مالی قربانی میں تو جماعت کے افراد بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں لیکن مالی قربانی کا ایک پہلو زکوٰۃ ہے۔اُس طرف بھی توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔خاص طور پر عورتوں کو جن کے پاس زیور وغیرہ بھی ہوتے ہیں۔اسی طرح وہ لوگ جن کے رقمیں ایک سال سے زیادہ پڑی رہتی ہیں۔اس طرف ویسی توجہ نہیں ہے جو ایک احمدی کو ہونی چاہئے۔ایک تعداد تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے یقیناً ایسی ہے جو ایک ایک پائی کا حساب رکھ کر چندے بھی دیتی ہے اور زکوٰۃ بھی دیتی ہے لیکن بعض لوگ ایسے ہیں جو چندوں کو کافی سمجھتے ہیں اور زکوٰۃ نہیں دیتے۔یا سیکرٹریانِ مال جو ہیں اُن کو اس طرف توجہ نہیں دلاتے جس وجہ سے اُن کو اس کی اہمیت کا اندازہ نہیں ہے۔پس اس طرف بھی توجہ کی بہت ضرورت ہے۔

پھر عملی حالتوں کی تبدیلی میں ہر برائی جس کا قرآنِ کریم میں ذکر ہے اُس کو چھوڑنا اور ہر نیکی جس کا قرآنِ کریم میں ذکر ہے اس کا اختیار کرنا شامل ہے۔پس ہمیں حضرت مسیح موعود کے اس ارشاد کو ہر وقت سامنے رکھنا ہوگا کہ قرآنِ کریم کے سات سو حکموں میں سے ایک حکم کی بھی نافرمانی نہ کرو۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 26، 28)

پس ہمیشہ ہمیں اس کوشش میں رہنا چاہئے کہ بظاہر چھوٹے سے چھوٹے گناہ سے بھی بچنا ہے۔ شروع میں جو مَیں نے حضرت مسیح موعود کا اقتباس پڑھا ہے، اُس میں آپ نے یہی توجہ دلائی ہے کہ چھوٹے چھوٹے گناہوں میں مبتلا ہو کر یہ نہ سمجھو کہ یہ گناہ نہیں ہے۔جو بظاہر کسی کو نظر نہیں آ رہے، اُن

گناہوں کو اپنی عارفانہ خوردبین استعمال کر کے دیکھو، خود تلاش کرو، اپنے جائزے لو۔ پھر پتہ لگے گا کہ یہ حقیقت میں گناہ ہے۔ ریا کی مثال حضرت مسیح موعودؑ نے دی ہے۔ اب یہ اکثر کسی کو بھی نظر نہیں آئے گی۔ خود انسان کو اگر وہ حقیقت پسند بن کے اپنا جائزہ لے تو پتہ لگ جاتا ہے کہ یہ کام جو وہ کر رہا ہے یہ دنیا دکھاوے کے لئے ہے یا خدا تعالیٰ کی خاطر؟ اگر انسان کو یہ پتہ ہو کہ میرا ہر عمل خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہونا چاہئے اور ہو گا تو تبھی مجھے ثواب بھی ملے گا تو تبھی وہ نیک اعمال کی طرف کوشش کرتا ہے۔ تبھی وہ اس جستجو میں رہے گا کہ میں زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کی تلاش کروں اور اُن پر عمل کروں۔ اور جب یہ ہو گا تو پھر نہ ریا پیدا ہوگی نہ دوسری برائیاں پیدا ہوں گی۔

اسی طرح قرآنِ کریم میں رشتہ داروں سے حسنِ سلوک کا حکم ہے۔ اس میں سب سے پہلے تو اپنے ماں باپ اور بیوی بچے ہیں۔ اسی طرح پھر آگے تعلق کے لحاظ سے۔ اس تعلق میں ایک بات کی طرف توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ آجکل برداشت کی کمی مردوں اور عورتوں، دونوں میں بہت زیادہ ہے۔ حالانکہ برداشت اور صبر کی بھی خدا تعالیٰ نے بہت تلقین فرمائی ہے۔ اور اس کمی کی وجہ سے رشتے ٹوٹنے کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ اور کسی کو یہ خیال نہیں رہتا کہ جن کے بچے ہیں، اس کے نتیجے میں بچوں پر کیا اثر ہو گا۔ پس دونوں طرف سے تقویٰ میں کمی ہے اور عملی حالتوں کی کمزوری کا اظہار ہوتا ہے۔

پھر ہر احمدی کو یہ بھی خیال رکھنا چاہئے کہ ہماری سچائی دوسروں پر تب ظاہر ہو گی جب ہر معاملے میں ہمارے سے سچائی کا اظہار ہو گا۔ اگر ہمارے ذاتی معاملات میں اپنے مفادات میں ہمارے رویّے خودغرضانہ ہو جائیں تو بیعت میں آنے کے بعد جو عملی اصلاح کا عہد ہے، اُس کو ہم پورا کرنے والے نہیں ہو سکتے۔ قرآنِ کریم تو کہتا ہے کہ اگر تمہیں سچائی اور انصاف کے لئے اپنے خلاف یا اپنے والدین کے خلاف یا اپنے قریبیوں کے خلاف بھی گواہی دینی پڑے تو دو۔ لیکن عملاً ہمارے طریق اور عمل اس سے مختلف ہوں تو ہم کیا انقلاب لائیں گے۔ میں اکثر انصاف کے قیام کے لئے غیروں کو قرآنِ کریم کے اس حکم کا بھی حوالہ دیتا ہوں اور دعویٰ کرتا ہوں کہ جماعت احمدیہ ہی صحیح (دینی) تعلیم پر چلنے والی ہے۔ لیکن اگر کسی غیر کے تجربے میں احمدی کے عمل اس سے مختلف ہیں تو اس پر اس بات کا کیا اثر ہو گا؟ ایسے احمدی احمدیت کی (دعوت) کے راستے میں روک ہیں۔ پس اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ اپنے محاسبے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح قرآنِ کریم کے بے شمار حکم ہیں۔ پس ہماری عملی اصلاح تب مکمل ہو گی جب ہم ہر لحاظ سے، ہر پہلو سے اپنے جائزے لیں، اپنی برائیوں کو دیکھیں۔ جب ہماری عملی اصلاح ہو گی تب ہم سمجھ سکیں گے کہ ہم نے حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کا حق ادا کرنے کی کوشش کی ہے۔ ورنہ صرف ماننے سے، آپ کے تمام دعاوی پر یقین کرنے سے ایک حصے کو تو ہم ماننے والے ہو گئے لیکن ایک حصہ چھوڑ دیا جو نہایت اہم ہے۔

پس جیسا کہ مَیں نے کہا ہر چھوٹی سے چھوٹی نیکی پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ انسان کو نہیں پتہ کہ چھوٹی نیکی اُس کے لئے کیا ہے اور بڑی نیکی کیا ہے۔ احادیث سے ثابت ہے کہ ایک نیکی ایک کے لئے چھوٹی ہے اور دوسرے کے لئے بڑی، یا اس کی تعریف مختلف ہے۔ مثلاً ایک صحابی کے پوچھنے پر کہ یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم۔ بڑی نیکی کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ جہاد فی سبیل اللہ بڑی نیکی ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان کون الایمان باللّٰہ تعالیٰ افضل الاعمال حدیث نمبر 248)

پھر ایک اور موقع پر ایک دوسرے صحابی کے پوچھنے پر کہ بڑی نیکی کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ماں باپ کی خدمت کرنا۔

(صحیح بخاری کتاب مواقیت الصلاۃ باب فضل الصلاۃ لوقتہا حدیث نمبر 527)

پھر ایک تیسرے موقع پر ایک تیسرے صحابی کے پوچھنے پر کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑی نیکی کیا ہے؟ آپ نے فرمایا تہجد کی نماز ادا کرنا، تہجد کے نفل پڑھنا۔

(صحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل صوم المحرم حدیث نمبر 2756)

اس طرح آپؐ نے مختلف لوگوں کو بعض مختلف امور کی طرف توجہ دلائی۔ پس بڑی نیکی تین یا تین سے زیادہ تو نہیں ہو سکتیں اور بھی مختلف لوگوں کو اُن کی کمزوریوں کے مطابق توجہ دلائی ہو گی۔ بڑی نیکی تو ایک ہی ہونی چاہئے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے بڑا کام اور نیکی وہ ہے جس کی کسی میں کمی ہے۔ پس اگر کوئی شخص ماں باپ کی خدمت نہیں کرتا یا بیوی بچوں کے حقوق ادا نہیں کرتا تو اُس کے لئے دین کی خدمت بڑی نیکی نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے وہ یہ خدمت ذاتی مفاد کے لئے بھی کر رہا ہو یا نام و نمود کے لئے بھی کر رہا ہو۔ پس ایسے لوگ جن کے گھر والے اُن کے رویوں سے نالاں ہیں اور وہ عہدیدار بنے ہوئے ہیں، اُنہیں اپنی خدمت کا ثواب حاصل کرنے کے لئے دین کی خدمت کا ثواب حاصل کرنے کے لئے، ماں باپ اور بیوی بچوں کے حقوق ادا کرنا بھی ضروری ہے۔ اگر کوئی شخص چندوں میں بہت اچھا ہے لیکن نمازوں میں سست ہے، نوافل میں سست ہے تو اُس کے لئے نمازیں اور نوافل نیکی ہیں۔ اسی طرح بہت سی نیکیاں ہیں جو ایک کے لئے معمولی ہیں دوسرے کے لئے بڑی ہیں۔ پس چھوٹی بڑی نیکیوں کی کوئی فہرست نہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے بھی ریا کی جو مثال دی ہے کہ چھوٹے چھوٹے گناہ مثلاً ریا تو یہاں بھی اس سے یہی مراد ہے کہ بظاہر چھوٹا نظر آنے والا گناہ دراصل بڑا گناہ بن جاتا ہے۔ نماز پڑھنا بڑا ثواب کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے کا ذریعہ ہے۔ دین کی معراج ہے لیکن دکھاوے کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں بلکہ الٹا دی جاتی ہیں۔ اسی طرح ایک انسان نمازی ہے لیکن دوسروں کے حقوق غصب کر رہا ہے تو یہ نماز نیکی نہیں ہے بلکہ بہتر ہوتا کہ وہ دوسروں کا حق ادا کرتا اور پھر نماز ادا کر کے نماز کا ثواب حاصل کرتا۔ حضرت مسیح موعودؑ کا اقتباس مَیں نے پڑھا ہے جس میں آپ نے ارکانِ (دینِ حق) کا ذکر فرمایا۔ روزہ بھی ایک رکن ہے۔ (مومن) رمضان میں روزے کا اہتمام بھی بہت کرتے ہیں لیکن بہت سے روزہ دار ایسے ہوتے ہیں جو روزہ رکھ کر جھوٹ، فریب، گالی گلوچ، غیبت وغیرہ کرتے ہیں، ان سے کام لیتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص روزہ رکھ کر یہ سب کام کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُس کا روزہ روزہ نہیں ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب من لم یدع قول الزور، والعمل بہ فی الصوم حدیث نمبر 1903)

پس روزے کا ثواب بھی گیا۔ تو اصل چیز یہ ہے کہ ان اعمال کو اس طرح بجا لایا جائے جس طرح اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

پس انسانی زندگی کا ہر قدم بڑا پھونک پھونک کر اُٹھنا چاہئے جہاں خالص خدا تعالیٰ کی رضا مقدم ہو، جہاں عقیدے میں پختگی ہو وہاں اعمال کی بھی ایسی اصلاح ہو کہ دنیا کو نظر آ جائے کہ ایک احمدی اور دوسرے میں کیا فرق ہے؟ پس ہمیں اس بات پر نظر رکھنی چاہئے کہ تمام قسم کی برائیوں سے بچنا ہے۔ تمام قسم کی نیکیوں کو اختیار کرنا ہے تا کہ عملی طور پر اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کریں۔ اپنے چھوٹوں کے لئے نمونہ بنیں۔ اپنے نوجوانوں کے لئے نمونہ بنیں۔ اپنے گھروں میں اپنے بیوی بچوں کے لئے نمونہ بنیں۔ اپنے ساتھ کام کرنے والوں کے لئے نمونہ بنیں، اپنی عملی حالتوں میں ہر چھوٹا بڑا وہ معیار حاصل کرے کہ ہر قسم کی بدی اور برائی کا بیج ہم میں سے ہر ایک میں ختم ہو جائے، اُس کی جڑ ہی ختم ہو جائے۔ اگر افرادِ جماعت میں سے ہر ایک نے اپنی مکمل اصلاح کی کوشش نہ کی تو جماعت میں ہر وقت کسی نہ کسی قسم کی برائی کا بیج موجود رہے گا اور موقع ملتے ہی وہ پھلنے پھولنے لگ جائے گا، پھوٹنے لگ جائے گا۔ پس ہر قسم کی برائیوں کی جڑوں کو ہم میں سے ہر ایک کو اپنے اندر سے ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ تبھی ہم ہر قسم کی برائیوں کو جماعت میں سے ختم کر کے عملی اصلاح کی حقیقی تصویر بن سکتے ہیں اور تب پھر اللہ تعالیٰ ہمیں فتوحات کے نظارے دکھائے گا۔ تبھی ہماری دعائیں بھی قبول ہوں گی انشاءاللہ تعالیٰ۔ پھر اللہ تعالیٰ کا قرب ہم پا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح و تقریب شادی

مکرم محمد طلحہ چوہدری صاحب کارکن دفتر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

میری ہمشیرہ مکرمہ عارفہ شکیلہ صاحبہ واقفہ نو بنت مکرم چوہدری محمد اکرم صاحب دارالنصر وسطی ربوہ ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی تقریب نکاح و رخصتی مورخہ 7 مئی 2012ء کو گراؤنڈ عقب مریم گرلز ہائی سکول ربوہ میں منعقد ہوئی۔ نکاح کا اعلان مکرم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل نے ہمراہ مکرم رحمت اللہ بندیشہ صاحب مربی سلسلہ متخصص علم الفقہ ابن مکرم چوہدری شریف احمد صاحب بندیشہ صدر جماعت احمدیہ چک نمبر 261ر۔ب ادھووالی ضلع فیصل آباد مبلغ ساٹھ ہزار روپے حق مہر پر کیا۔ اعلان نکاح کے بعد محترم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے دعا کروائی۔ مورخہ 8 مئی کو مکرم رحمت اللہ صاحب بندیشہ مربی سلسلہ نے اپنے چک نمبر 261رب ادھووالی ضلع فیصل آباد میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ اس موقع پر مکرم اسد اللہ غالب صاحب نائب ناظر امور عامہ نے دعا کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور انہیں جماعت احمدیہ کا سچا جاں نثار اور مفید وجود بنائے۔ آمین

خریداران الفضل متوجہ ہوں!

بیرون از ربوہ خریداران الفضل کو چندہ الفضل ختم ہونے پر جب یاددہانی کی چٹھی ملے تو چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں اور نمائندہ مینیجر الفضل کا انتظار نہ کریں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

سانحہ ارتحال

مکرم چوہدری شوکت علی گھمن صاحب اے۔ ایس۔ آئی سکنہ کوٹ گھمن ضلع نارووال تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم ماسٹر لیاقت علی صاحب گھمن ولد مکرم محمد حسین صاحب سکنہ کوٹ گھمن ضلع نارووال مورخہ 16 مئی 2012ء کو بعمر 56 سال طویل عرصہ کی علالت کے بعد وفات پا گئے۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اگلے روز مقامی سطح پر ان کی نماز جنازہ مکرم عطاء الرقیب ناصر صاحب مربی ضلع نارووال نے پڑھائی اسی روز نماز عصر کے بعد آپ کی نماز جنازہ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے بیت المبارک ربوہ میں پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم راجہ مبارک احمد صاحب استاد جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن نے دعا کروائی۔ مرحوم کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مقامی سطح پر صدر، زعیم انصاراللہ اور ضلعی سطح پر ناظم مجلس انصاراللہ کے طور پر کام کرنے کی توفیق ملی۔ مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔ خلافت کے ساتھ آپ کو بڑا پیار تھا دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ مہمان نوازی آپ کا ایک خاص وصف تھا غرباء کی امداد کا ہمیشہ خیال رکھا کرتے تھے۔ جس سکول میں پڑھاتے تھے۔ اس سکول کو جگہ انہوں نے اپنی ذاتی زمین سے دی تھی غریب طلباء کی امداد کا بہت خیال رکھا کرتے تھے۔ بہن بھائیوں میں بڑے ہونے کے ناطے سے سب کا بڑا خیال رکھا کرتے تھے آپ نے اپنے پسماندگان میں والدہ، بیوہ، تین بیٹے اور ایک بیٹی چھوڑی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ضرورت۔ حفاظتی عملہ

دارالذکر اور لاہور میں واقع دیگر بیوت کیلئے فوری ضرورت کے تحت، سیکیورٹی گارڈز متعین کرنا مقصود ہیں۔ ایسے احباب جو دفاعی شعبہ جات سے پنشن یافتہ ہوں یا دیگر سول آرمڈ فورسز میں ملازمت کر چکے ہوں اور درج ذیل شرائط کے حامل ہوں اپنی درخواست امیر ضلع / صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ نیچے دیئے گئے پتہ پر ارسال کریں۔ عمر پچاس سال سے کم ہو۔ طبی / جسمانی طور پر صحت مند ہوں، ڈسچارج کے وقت چلن مثالی ہو، ذاتی ہتھیاروں کے استعمال پر عبور ہو، معقول تنخواہ، مناسب رہائشی سہولت، قواعد کے تحت رخصت کی سہولت اور کھانا مہیا کیا جائے گا۔

ایڈمنسٹریٹر دارالذکر 115/A علامہ اقبال روڈ لاہور

فون: 042-36302940

موبائل 0300-4708344

(امیر جماعت احمدیہ ضلع لاہور)

سانحہ ارتحال

مکرم ندیم احمد فرخ صاحب معلم سلسلہ حسن پور ضلع خانیوال تحریر کرتے ہیں۔

مکرم ملک خلیل الرحمٰن صاحب ولد مکرم ملک محمد دین صاحب صدر جماعت احمدیہ کبیر والا ضلع خانیوال مورخہ 17 مئی 2012ء کو حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے انتقال کر گئے۔ مرحوم اللہ کے فضل سے موصی تھے۔ ان کی نماز جنازہ اسی روز رات 10:30 بجے کبیر والا میں مکرم محمد نعیم اللہ خان صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع خانیوال نے پڑھائی اس کے بعد میت کو بہشتی مقبرہ میں تدفین کیلئے ربوہ لایا گیا۔ ربوہ میں بیت مبارک میں مورخہ 18 مئی 2012ء کو بعد از نماز مغرب مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اشاعت نے دعا کروائی۔ مکرم ملک خلیل الرحمٰن صاحب نہایت شگفتہ مزاج، نیک ہمدرد، نرم دل اور خوش مزاج تھے مرحوم نے اپنے پسماندگان میں اپنی اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے مکرم فرخ ارسلان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کبیر والا، مکرم کاوش خلیل صاحب سیکرٹری صنعت و تجارت ضلع خانیوال اور ایک بیٹی مکرمہ البینہ سعدیہ صاحبہ برلن جرمنی چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ضرورت سیکیورٹی گارڈز

(فضل عمر ہسپتال ربوہ)

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں سیکیورٹی گارڈز کی فوری ضروت ہے۔ خواہشمند حضرات اپنی درخواستیں صدر صاحب حلقہ / امیر صاحب جماعت کی تصدیق سے بنام ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ جلد روانہ کریں۔ ریٹائرڈ فوجی اور اسلحہ کا لائسنس رکھنے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔ درخواست دہندہ کی عمر 45 سال سے زائد نہ ہو۔ تعلیم میٹرک ہو۔ درخواست پر فوری رابطہ کیلئے فون نمبر ضرور لکھیں۔ مزید معلومات کیلئے ایڈمنسٹریشن آفس سے فون: 047-6215646 پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

الفضل اور کراچی کے احباب

مکرم عبدالرشید سماٹری صاحب کراچی نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل (آنریری) سے احباب جماعت نماز جمعہ کے بعد احمدیہ ہال میں رابطہ کر سکتے ہیں۔ الفضل جاری کروانے کیلئے فون نمبر 6320478 پر ان سے رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے۔

- ☆ سالانہ چندہ -/2100 روپے
- ☆ ششماہی =/1050 روپے
- ☆ سہ ماہی =/525 روپے
- ☆ خطبہ نمبر =/450 روپے ہے۔

احباب جماعت الفضل کی توسیع اشاعت میں ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

تحقیق و تجربہ اور کامیابی کے 54 سال
ڈیڑھ صد سے زائد مفید اور مؤثر دوائیں
مرض اٹھراء، اولاد نرینہ، امراض معدہ و جگر، نوجوانوں اور شادی شدہ جوڑوں کے امراض۔
بفضلہ تعالیٰ لاکھوں مریض شفاء پا چکے ہیں۔
خورشید 1958
اطباء و سٹاکسٹ فہرست ادویہ طلب کریں
حکیم شیخ بشیر احمد
ایم۔اے، فاضل طب والجراحت
مطب خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382
ای میل: khurshiddawakhana@gmail.com

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو مذب کرتی ہے
کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
☆ نوجوانوں کے امراض و نفسیاتی بیماریاں ☆
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا
بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
1954 NASIR ناصر 2012
دنیائے طب کی خدمات کے 58 سال
حکیم میاں محمد رفیع ناصر
مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار۔ ربوہ
047-6211434
6212434
FAX: 6213966

جرمن و فرانس کی سیل بند ہومیوپیتھک پوٹینسی سے تیار کردہ بے ضرر زود اثر ادویات جو آپ مکمل اعتماد کے ساتھ استعمال کر سکتے ہیں۔
رعائتی قیمت =/40 روپے 25ML -/100 روپے 120ML

GHP-55/GH	GHP-319/GH	GHP-324/GH	GHP-354/GH	GHP-383/GH	GHP-391/GH
ایمرجنسی ٹانک گھبراہٹ، گیس، ڈپریشن ہائی، لو بلڈ پریشر، صدمہ یا غم کے بداثرات دور کرنے کیلئے ضروری دوا ہے	امراض معدہ بدہضمی، تیزابیت، گیس سینے اور معدے کی جلن کیلئے اکسیر دوا ہے	اسہال۔ پیچش ہر قسم کے اسہال پیچش معدے اور آنتوں کی سوزش کیلئے مجرب ترین دوا ہے۔	نزلہ، فلو، چھینکیں نئے یا پرانے نزلہ زکام کو مکمل آرام دینے والی کامیاب دوا ہے۔	حلق و گلے کے امراض، گلے و ٹانسلز کی سوزش، درد کو دور کرنے کیلئے مؤثر اور آزمودہ علاج ہے۔	خون و بھوک کی کمی سرخ ذرات کی کمی، بیماری کے بعد کمزوری دور کرنے اور جگر کو قوت دینے والی مؤثر ترین دوا ہے۔

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 047-6211399, 0333-9797797
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399, 0333-9797798

37واں جلسہ سالانہ جماعت ہائے احمدیہ جرمنی 2012ء

منعقدہ یکم، 2اور 3جون 2012ء بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ، اتوار

احمدیہ ٹیلی ویژن پر ٹیلی کاسٹ ہونے والے LIVE پروگرام

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کا 37واں جلسہ سالانہ مورخہ یکم، 2اور 3جون 2012ء بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ، اتوار منعقد ہو رہا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس اس جلسہ میں شرکت فرمائیں گے۔ اس جلسہ کے تمام پروگرام ایم ٹی اے پر پاکستانی وقت کے مطابق درج ذیل شیڈیول کے مطابق براہ راست ٹیلی کاسٹ کئے جائیں گے۔ احباب جماعت استفادہ فرمائیں۔

جمعۃ المبارک یکم جون 2012ء

4:45	پرچم کشائی
5:00	**خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز**
8:00	تلاوت قرآن کریم و ترجمہ اور نظم
8:25	تقریر (اردو)۔ تعلق باللہ۔ مقرر: محترم مبارک احمد نذیر صاحب مربی انچارج کینیڈا
9:15	تقاریر اہم ملکی شخصیات
9:35	تقریر (اردو) سیرت حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب مقرر: محترم محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ جرمنی
11:30	**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ طلباء کی ملاقات**

ہفتہ 2جون 2012ء

1:00	تلاوت قرآن کریم مع ترجمہ اور نظم
1:20	تقریر۔ اشاعت دین حق عصر حاضر میں (جرمن) مقرر: محترم محمد حماد مارٹن ہیرٹر صاحب۔ ایڈیشنل سیکرٹری تربیت نومبائعین
1:55	تقریر (جرمن و اردو)۔ علم و معرفت میں کمال۔ ایک احمدی کی منزل مقرر: محترم ڈاکٹر محمد داؤد مجوکہ صاحب۔ سیکرٹری امور خارجہ جرمنی
2:25	تقریر (اردو) سیدنا حضرت مسیح موعود کا عشق قرآن مقرر: محترم مولانا شمشاد احمد قمر صاحب۔ پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی
3:00	**مستورات سے خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز**
6:30	جرمن مہمانوں کے لئے جماعت احمدیہ کا تعارف
7:00	**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جرمن مہمانوں سے خطاب**
8:30	تلاوت قرآن کریم و ترجمہ اور نظم
8:50	تقاریر اہم ملکی شخصیات
9:15	تقریر (اردو)۔ خلافت احمدیہ اقوام عالم کے لئے راہنما مقرر: محترم مولانا حیدر علی ظفر صاحب مربی انچارج جرمنی
10:00	تقریر (اردو) خطبہ حجۃ الوداع: انسانی حقوق کا مکمل منشور مقرر: محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب، پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان
11:30	**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ طالبات کی ملاقات**

اتوار 3جون 2012ء

1:00	تلاوت قرآن کریم و ترجمہ اور نظم
1:25	تقریر (اردو)۔ میاں بیوی کے درمیان پیار اور رحم کا رشتہ مقرر: محترم مولانا محمد احمد راشد صاحب مربی سلسلہ جرمنی
2:00	تقریر (اردو)۔ جہاد اکبر مقرر: محترم مولانا محمد اشرف ضیاء صاحب مربی سلسلہ جرمنی
2:40	تقریر (بزبان جرمن) قرآن کریم کی رو سے تجارت کے لئے ضابطہ اخلاق مقرر: مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نیشنل امیر جماعت احمدیہ جرمنی
7:15	تلاوت قرآن کریم و ترجمہ اور نظم
8:00	**اختتامی خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز**

ربوہ میں طلوع وغروب 29مئی

طلوع فجر	3:35
طلوع آفتاب	5:02
زوال آفتاب	12:06
غروب آفتاب	7:09

سکول فرنیچر برائے فروخت

شیشم کی لکڑی کا بہترین پالش کیا ہوا سکول فرنیچر دوسو عدد کرسیاں اور ایک سو ڈیسک تیار ہیں خریدنے کے خواہشمند احباب رابطہ کریں۔

047 6211624, 03336706895

04236684032
03009491442
دلہن جیولرز
قدیر احمد، حفیظ احمد
طالب دعا
Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk,
Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

البشیرز
معروف قابل اعتماد نام
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم پتوکی 047-6214510- 049-4423173

By Sahib Jee
فیبرکس گیلری
گل احمد 2012ء اور کاٹن ولان کی
فینسی ورائٹی کا بہترین مرکز
0092-47-6214300

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9بجے تا 5بجے شام
وقفہ: 1بجے تا 2بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجیے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

قد میں اضافہ
ایک ایسی دوا جس کے استعمال سے خدا کے فضل سے رکا ہوا قد بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔ دوا گھر بیٹھے حاصل کریں
عطیہ ہومیو میڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری
نصیر آباد رحمٰن ربوہ: 0308-7966197

Free Seminar Study in Canada & UK
پاکستان کے ہر شہر سے سٹوڈنٹ رابطہ کر سکتے ہیں
Meet Mr. David Andreas Cortazar & get Admission on the Spot
Time & Venue
5th June—Tuesday--Pearl Continental Hotel Lahore-Board Room "D"
From 02:00pm to 8:00pm
EC Education Concern®
Contact: Education Concern
67-C, Faisal Town, Lahore
0302-8411770/ 0331-4482511 / 35162310

Dawlance Super Exclusive Dealer
فرتج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویو اون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ میکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس
گولبازار ربوہ
047-6214458

FR-10

سروے فری
ڈینگی مچھر کا خاتمہ بذریعہ امپورٹڈ کیمیکل
امپورٹڈ کیمیکل کے ساتھ
دیمک کا مکمل خاتمہ
کن، لال بیگ، چھپکلی
آبیان ٹرمائیٹ کنٹرول
160-A, Model Town, N-Block, L.D.A Flats Lahore.
042-35203060
0333-4132950
0301-4944973